13واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز بدھ یکم اپریل 2015ء

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ جات

1۔ محنت و انسانی وسائل 2۔ ترقی خواتین

بروز جمعرات 11 دسمبر 2014ء کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

ساہیوال میں فیکٹریوں سے متعلقہ تفصیلات

*4304: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنی فیکٹریاں / کارخانے اور ادارے محکمہ محنت کے پاس رجسٹرڈ ہیں ؟

(ب) ان فیکٹریوں / کارخانوں اور اداروں سے اس وقت محکمہ کس کس مد میں رقم وصول کر رہا ہے ؟

(ج) محکمہ ان میں کام کرنے والے ملازمین کو کیا کیا سہولیات فراہم کر رہا ہے ؟

(تاریخ وصولی 21 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 5 جون 2014)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) محکمہ محنت کے تحت ضلع ساہیوال میں 845 فیکٹریاں / کارخانے اور ادارے رجسٹرڈ ہیں۔

(ب) محکمہ محنت کا ذیلی ادارہ سماجی تحفظ، ضلع ساہیوال میں قائم رجسٹرڈ فیکٹریوں / کارخانوں اور صنعتی اداروں سے سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن اور ایجوکیشن سیس کی مد میں رقم وصول کر رہا ہے۔

(ج) محکمہ محنت کے تحت ضلع ساہیوال میں فیکٹریوں میں کام کرنے والے ورکرز کے لیے ایک لیبر کالونی بنائی گئی ہے۔ کالونی کا رقبہ 10.78 ایکڑ ہے۔ لیبر کالونی ساہیوال 295 رہائشی پلاٹس پر مشتمل ہے۔ یہ ورکرز کو 1998ء میں ماہانہ اقساط کی بنیاد پر الاٹ کی گئی۔ علاوہ ازیں پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ ان فیکٹریوں میں کام کرنے والے ملازمین کو:۔

I. ان کی تمام بچیوں کی شادی پر میرج گرانٹ بحساب ایک لاکھ روپے مہیا کرتا ہے۔

II. دوران سروس وفات پانے والے صنعتی کارکنان کے لواحقین کو ڈیتھ گرانٹ بحساب پانچ لاکھ روپے فی کیس مہیا کرتا ہے۔

III. ان کے بچوں کو ورکرز ویلفیئر سکولز میں میٹرک تک مفت تعلیم مہیا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ کتابیں، کاپیاں، سٹیشنری، یونیفارم اور ٹرانسپورٹ کی سہولیات بھی مفت فراہم کرتا ہے۔

IV. میٹرک کے بعد تعلیم حاصل کرنے والے ملازمین اور ان کے بچوں کو تعلیمی وظائف کے علاوہ داخلہ فیس، ٹیوشن فیس، ٹرانسپورٹ چارجز، ہوسٹل و میس چارجز، رجسٹریشن فیس، امتحانی فیس، لائبریری فیس، کمپیوٹر فیس اور لیب فیس کی رقم مہیا کرتا ہے۔

تعلیمی وظائف کی شرح درج ذیل ہے۔

درجہ بندی	تعلیمی معیار	وظائف کی شرح
1	انٹر میڈیٹ یا مساوی تعلیم	سولہ سو روپے ماہوار(Rs.1600)
2	گریجوایشن یا مساوی تعلیم	پچیس سو روپے ماہوار(Rs.2500)
3	پوسٹ گریجوایشن یا مساوی تعلیم	پینتیس سو روپے ماہوار(Rs.3500)

مزید برآں محکمہ محنت کے ذیلی ادارے سماجی تحفظ کی طرف سے اپنے تحفظ یافتہ کارکنان کو دی جانے والی سہولیات کی تفصیل ضمیمہ الف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 4 دسمبر 2014)</u>

بروز جمعرات 11 دسمبر 2014ء کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

<u>گوجرانوالہ: سوشل سکیورٹی ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات</u>

*4446: <u>محترمہ ناہید نعیم</u>: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سوشل سکیورٹی ہسپتال گوجرانوالہ میں کون کون سے شعبہ جات ہیں، ہر شعبہ میں منظور شدہ اسامیوں اور کونسی اسامی کب سے خالی ہے؟

(ب) جن منظور شدہ اسامیوں پر عملہ تعینات نہ ہے، اس کی وجوہات کیا ہیں نیز خالی اسامیوں کو حکومت کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) مذکورہ بالا ہسپتال میں علاج کی فراہمی کا معیار کیا ہے نیز اہل مریضوں کو کون سی سہولیات میسر ہیں؟

(د) ہسپتال ہذا میں Missing Facilities کی تفصیلات کیا ہیں، ان کو پورا کرنے کا حکومتی منصوبہ کیا ہے؟

(تاریخ وصولی 02 اپریل 2014 تاریخ ترسیل 11 جون 2014)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف)سوشل سکیورٹی ہسپتال گوجرانوالہ میں اس وقت 20 شعبہ جات کام کر رہے ہیں ان شعبہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام شعبہ جات
1	انتہائی نگہداشت یونٹ
2	شعبہ ایمرجنسی
3	شعبہ میڈیکل
4	شعبہ سرجری
5	شعبہ گائنی
6	شعبہ ہڈی جوڑ
7	شعبہ ناک، کان، گلا
8	شعبہ لیبارٹری
9	شعبہ نرسری نوزائیدگان
10	شعبہ برائے آنکھ
11	شعبہ جلدی امراض
12	شعبہ برائے ایکسرے الٹراساؤنڈ
13	شعبہ نفسیات / ذہنی امراض
14	شعبہ ٹی بی وامراض سینہ
15	شعبہ امراض دندان
16	شعبہ بچگان
17	شعبہ فزیو تھراپی
18	شعبہ امراض دل

19	شعبہ برائے امراض گردہ مثانہ
20	آپریشن تھیٹر

مذکورہ بالا شعبہ جات میں منظور شدہ آسامیوں اور خالی آسامیوں کی تفصیل "ضمیمہ الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) خالی آسامیوں پر بھرتی حکومت کی پالیسی کے مطابق حکومت کی اجازت سے ہوتی ہے اور خالی آسامیوں کو سوشل سکیورٹی ہیڈ آفس اخبارات میں مشتہر کرتا ہے اور جب بھی حکومت کی طرف سے اجازت ملتی ہے تو ان آسامیوں پر وقتاً فوقتاً بھرتی ہوتی رہتی ہے اور جونہی حکومت موجودہ خالی آسامیوں پر بھرتی کا حکم دے گی تو آسامیوں پر بھرتی کا عمل شروع کر دیا جائے گا۔

(ج) ادارہ سوشل سکیورٹی تحفظ یافتہ کارکنان اور اُن کے لواحقین کو ہسپتال ہذا میں جامع اور اعلیٰ معیار کی سہولیات مہیا کر رہا ہے۔ ادارہ ہذا میں فراہم کی جانے والی علاج معالجہ کی سہولیات کسی بھی طرح سرکاری ہسپتالوں میں مہیا کی جانے والی سہولیات سے کم نہ ہیں۔ حال ہی میں حکومت پنجاب کے قائم کردہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن (PUNJAB HEALTH CARE COMMISSION) کی ایک ٹیم نے گوجرانوالہ کے تمام سرکاری و نجی ہسپتالوں کا تفصیلی معائنہ کیا اور معائنے کے بعد اپنی حالیہ رپورٹ میں معیار کے لحاظ سے سوشل سکیورٹی ہسپتال گوجرانوالہ کو بہترین ہسپتال قرار دیا ہے۔ اس ہسپتال میں مریضوں کو تمام شعبہ جات میں عمدہ معیار کی طبی سہولیات فراہم کرنے کی بناء پر سب ہسپتالوں سے زیادہ %64.7 نمبر دے کر بہترین ہسپتال کے اعزاز سے نوازا گیا ہے۔

(د) سوشل سکیورٹی ہسپتال گوجرانوالہ میں درج ذیل شعبہ جات موجود نہ ہیں۔

۱۔ سی سی یو

۲۔ کارڈیک سرجری

۳۔ نیوروسرجری

۴۔ آنکالوجی (کینسر ڈیپارٹمنٹ)

سوشل سکیورٹی ہسپتال گوجرانوالہ میں دل کی بیماریوں کے علاج کے لیے آنے والے تحفظ یافتہ مریض کارکنان یاان کے لواحقین کولاہور میں قائم کردہ 60 بستروں پر مشتمل رحمت اللعالمین سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی وکارڈیک سرجری میں ریفر کردیاجاتاہے جو تمام ضروری آلات سے لیس ہے اور مستند عملہ ہمہ وقت مریضوں کی دیکھ بھال کے لیے موجود ہوتاہے۔ جبکہ نیورو سرجری اورآنکالوجی کے مریضوں کودوسرے سرکاری یاپرائیویٹ ہسپتالوں میں ریفر کردیاجاتاہے اوران کے علاج معالجہ کے اخراجات محکمہ خود برداشت کرتاہے۔

مزید براں ہسپتال ہذا میں جو شعبہ جات موجود نہ ہیں اُن کا منصوبہ سوشل سکیورٹی ہیڈآفس لاہور میں بجٹ کو سامنے رکھتے ہوئے تخمینہ لگایاجاتاہے اور محکمہ کے بجٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے نئے شعبہ جات کے منصوبہ جات بنتے رہتے ہیں اور سہولیات وقتاً فوقتاً فراہم کی جاتی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 13 اکتوبر 2014)

بروز جمعرات 11 دسمبر 2014ء کے ایجنڈا سے زیرالتواء سوال

گلشن لیبر کالونی گوجرانوالہ میں ووکیشنل سنٹر بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*4447: محترمہ ناہید نعیم: کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ گلشن لیبر کالونی گوجرانوالہ میں سرکاری اراضی خواتین کے ووکیشنل سنٹر کے لئے مختص شدہ ہیں جو 25 سال سے خالی پڑی ہے ؟

(ب) کیاحکومت مذکورہ بالا پلاٹوں پر ووکیشنل سنٹر قائم کرنے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک، نہیں تو کیاوجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 02 اپریل 2014 تاریخ ترسیل 11 جون 2014)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) جی ہاں مذکورہ جگہ بی بلاک اورپی بلاک کے درمیان ہے اوراس کا کل رقبہ 8 مرلہ ہے۔

(ب)مذکورہ بالاپلاٹ پرووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹوٹ بنانے کے لیےPVTC کوپیشکش کردی گئی ہے۔کاپی ایوان کی میزپررکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب13اکتوبر2014)

ضلع وہاڑی: سال14-2013 بجٹ میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے رکھی گئی رقم کی تفصیلات

*739: محترمہ شمیلہ اسلم: کیاوزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)ضلع وہاڑی میں14۔2013کے بجٹ میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ب)ضلع وہاڑی میں خواتین کی ترقی کیلئے کون کونسے منصوبے شروع کئے جارہے ہیں اوران کے لئے کتنی رقم بجٹ میں مختص کی گئی ہے؟

(ج)یہ منصوبہ جات کس کس جگہ شروع کئے جارہے ہیں اوراس سے خواتین کو کیا ریلیف ملے گا؟

(تاریخ وصولی26جون2013تاریخ ترسیل2ستمبر2013)

جواب

وزیر ترقی خواتین

(الف)ضلع وہاڑی میں14۔2013کے بجٹ میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے قائم شدہ ورکنگ ویمن ہاسٹل کے لیے حکومت پنجاب نے3.571ملین روپے جاری کیے ہیں۔

(ب)ضلع وہاڑی میں محکمہ ویمن ڈویلپمنٹ نے ورکنگ ویمن ہاسٹل قائم کیاہے جس کے لیے پنجاب نے دوران مالی سال14۔2013میں3.571ملین روپے جاری کیے ہیں۔

(ج)ضلع وہاڑی میں ضلعی سطح پروہاڑی شہر میں ورکنگ ویمن ہاسٹل قائم کیاگیاہے جس میں ملازمت پیشہ خواتین کو باکفایت اور محفوظ قیام گاہ کی سہولیات بہم پہنچائی جارہی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب25اکتوبر2014)

<u>لاہور: نشتر کالونی کا قبضہ پنجاب ورکرز ویلفیئر کو نہ دینے کی وجوہات و دیگر تفصیلات</u>

<u>*2427: ڈاکٹر سید وسیم اختر:</u> کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نشتر کالونی لاہور کو ایل ڈی اے نے 94-1993 میں ورک ڈیپازٹ کے طور پر مکمل کروایا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کالونی کا تمام ریکارڈ 1998 میں پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے حوالہ کر دیا گیا لیکن قبضہ (Physical Possession) تاحال بورڈ کے حوالہ نہ کیا گیا ہے؟

(ج) تقریباً چودہ سال گزر جانے کے باوجود بورڈ نے اب تک کیوں قبضہ حاصل نہ کیا ہے مزید کتنا عرصہ قبضہ حاصل کرنے کے لئے بورڈ کو درکار ہے اس کوتاہی کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے اور قبضہ کب تک حاصل کر لیا جائے گا حتمی مدت سے آگاہ فرمایا جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ورکرز ویلفیئر بورڈ کے پاس قبضہ نہ ہونے کی وجہ سے پوری کالونی کی سڑکات وغیرہ کھنڈرات بن چکی ہیں اور برسوں سے کوئی Maintenance & Repair نہیں ہوئی؟

(تاریخ وصولی 9 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 16 دسمبر 2013)

جواب

وزیر محنت و انسانی وسائل

(الف) درست ہے۔

(ب) پلاٹس سے متعلقہ ریکارڈ کا قبضہ بورڈ کے حوالہ کر دیا گیا تھا۔ تاہم PC-I کے مطابق بنیادی ڈھانچہ (External Services) کو چلانا اور اس کی مرمت کی ذمہ داری متعلقہ محکمہ جات (یعنی کہ لاہور میونسپل کارپوریشن CMC، واسا، ایل ڈی اے اور واپڈا شامل ہیں) کی ہے اس لئے (Physical Possession) قبضہ بورڈ نے حاصل کرنا ہی نہ تھا۔

(ج) PC-I کے مطابق کالونی کو مکمل تعمیر کے بعد سڑکوں کی مرمت کا کام، سٹریٹ لائٹس اور پارکس کو **مینٹیننس** کا کام لاہور میونسپل کارپوریشن کے ذمہ ہوگا۔ پانی اور سیوریج کی سہولیات

کی فراہمی کا کام واپڈا کے ذمہ ہو گا۔ان تمام سہولیات کا مہیا کرنا متعلقہ ایجنسی کی ذمہ داری ہے جو کہ اپنی ذمہ داریاں بخوبی نبھا رہے ہیں۔اس لئے یہ قبضہ بورڈ نے حاصل کرنا ہی نہ تھا۔

(د) PC-I کے مطابق سڑکات کی مرمت کا کام لاہور میونسپل کارپوریشن کے ذمہ ہے جو کہ وقتاً فوقتاً سڑکات کی مرمت سرانجام دے رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 27مارچ 2014)

ضلع ساہیوال: ترقی خواتین کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*2695: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا ترقی خواتین کا کوئی دفتر ضلع ساہیوال میں کام کر رہا ہے، اگر ہاں تو کس جگہ پر قائم ہے اس دفتر میں کتنے ملازم کام کر رہے ہیں؟

(ب) سال 12۔2011اور 13۔2012 کے دوران کتنی رقم اس ضلع میں ترقی خواتین پر خرچ ہوئی، ان کاموں کی تفصیلات بتائیں؟

(ج) سال 14۔2013 کے دوران کتنی رقم اس ضلع کو ترقی خواتین کے لئے دی گئی اور اس رقم سے کون کون سے کام سرانجام دیئے گئے؟

(تاریخ وصولی 20 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 21 جنوری 2014)

جواب

وزیر ترقی خواتین

(الف) جی ہاں محکمہ ترقی خواتین کے تحت ورکنگ ویمن ہاسٹل نور شاہ کچا روڈ نزد اولڈ ایج ہوم، طارق بن زیاد کالونی ساہیوال میں نیا بنا ہے جس کی عمارت مئی 2014ء میں مکمل ہوئی ہے۔

(ب) سال 12۔2011 کے دوران 10 ملین اور سال 13۔2012 میں 19.929 ملین روپے سے ہاسٹل کی بلڈنگ تعمیر کی گئی۔

(ج) سال 14۔2013 میں 4.583 ملین روپے مختص کئے گئے اور اس رقم سے مشینری، آلات اور فرنیچر اور فکسچر خریدے جائیں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 مئی 2014)

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: سوشل سکیورٹی کے تحت ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

*4018: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سوشل سکیورٹی کے تحت ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنی ڈسپنسریاں کہاں کہاں کام کر رہی ہیں؟

(ب) کیا ڈسپنسریوں کی موجودہ تعداد اور سہولیات ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مزدوروں کے لئے کافی ہیں؟

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مزدوروں کے علاج معالجے، ان کی رہائشیں اور بچوں کی تعلیم کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(تاریخ وصولی 24 فروری 2014 تاریخ ترسیل 29 اپریل 2014)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) ادارہ سماجی تحفظ کے تحت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تحفظ یافتہ مریض کارکنان اور ان کے بیوی بچوں بشمول والدین کو مفت طبی سہولیات مہیا کرنے کیلئے کل 07 طبی مراکز قائم ہیں جن میں 01 سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر 02 سوشل سکیورٹی ڈسپنسریاں اور 04 سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر شامل ہیں ان طبی مراکز کے نام وپتہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ہسپتال وڈسپنسری	پتہ جات
1	سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر، چناب فائبرز	چناب فائبرز ٹوبہ، شورکوٹ روڈ، ٹوبہ ٹیک سنگھ
2	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری، کمالیہ شوگر ملز	کمالیہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ
3	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری، چودھری شوگر ملز	پینسرہ روڈ، گوجرہ
4	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر، ٹوبہ ٹیک سنگھ	H-3، ہاؤسنگ کالونی نمبر 1، ٹوبہ ٹیک سنگھ
5	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر سٹی کمالیہ	اسلم ہاؤس گلی نمبر 101، مین روڈ ذیشان کالونی، کمالیہ

6	سوشل سکیورٹی ایمر جنسی سنٹر، گوجرہ سٹی	مین روڈ، حسینیہ کالونی، تحصیل گوجرہ
7	سوشل سکیورٹی ایمر جنسی سنٹر پیر محل	گلی نمبر 4، محلہ کوثر آباد، نزد جنرل بس سٹینڈ، پیر محل

(ب) جی ہاں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں قائم مذکورہ بالا طبی مراکز کی تعداد مذکورہ علاقہ میں کام کرنیوالے تحفظ یافتہ کارکنان کی تعداد کے لحاظ سے کافی ہے تاہم ادارہ ہذا سہولیات کی فراہمی کو مزید بہتر بنانے کے لیے کوشاں ہے۔

(ج) ادارہ سماجی تحفظ کا بنیادی مقصد ہی تحفظ یافتہ کارکنان کو مفت اور جامع سہولیات اور نقد مالی معاوضہ جات کی فراہمی ہے۔ ادارہ ہذا کی جانب سے بیماری، دوران کار زخمی اور زچگی کی صورت میں کارکنان کو مفت اور بروقت بہترین علاج معالجہ مہیا کیا جاتا ہے۔ جبکہ صنعتی ملازمین کو رہائشی سہولیات کی فراہمی کے لیے ورکرز ویلفیئر بورڈ نے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مزدوروں کے لیے 02 لیبر کالونیز بنائی ہیں۔ لیبر کالونی ٹوبہ ٹیک سنگھ 301 رہائشی پلاٹس پر مشتمل ہے اور یہ ورکرز کو 1993 میں ماہانہ اقساط پر الاٹ کی گئی ہے۔ لیبر کالونی کمالیہ جوکہ 730 رہائشی پلاٹس پر مشتمل ہے یہ لیبر کالونی ورکرز کی طرف سے درخواستیں وصول نہ ہونے کے باعث الاٹ نہ کی جا سکی ہے۔ مزید برآں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مزدوروں کے بچوں کی تعلیم کے لیے پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کا کوئی سکول نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2014)

ٹوبہ ٹیک سنگھ: ورکر ویمن ہاسٹل سے متعلقہ تفصیلات

***3860: جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ورکر ویمن ہاسٹل موجود ہے؟

(ب) یہ کب تعمیر ہوا اور اس پر کتنی لاگت آئی؟

(ج) کیا جس مقصد کے لئے یہ ہاسٹل تعمیر کیا گیا تھا اسی مقصد کے لئے استعمال ہو رہا ہے؟

(د) اگر جزو (ج) کا جواب نفی میں ہے تو کون لوگ اس عمارت پر قابض ہیں؟

(ہ) کیا محکمہ اس کو خالی کروا کے اس کے مقصد تعمیر کے مطابق استعمال کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک محکمہ یہ عمارت واپس اپنی تحویل میں لے کر دیگر شہروں کی طرح ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ملازمت کرنے والی خواتین کو ہاسٹل کی سہولت فراہم کر دے گا؟

(تاریخ وصولی 3 فروری 2014 تاریخ ترسیل 14 اپریل 2014)

جواب

وزیر ترقی خواتین

(الف) جی ہاں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ورکر ویمن ہاسٹل کے لیے وفاقی وزارت ترقی و خواتین کی مدد سے ہاسٹل کی تعمیر شروع کر دی گئی تھی لیکن نہ ہی یہ بلڈنگ مکمل ہوئی نہ ہی اس میں ہاسٹل فار ورکنگ ویمن شروع کیا جا سکا۔ مزید ازاں ورکنگ ویمن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے دائرہ کار میں شامل ہیں۔

(ب) اس کی تعمیر 1965ء تک ہوئی اور اس پر 9.04 لاکھ کی لاگت آئی۔

(ج) یہ بلڈنگ ہاسٹل کے لیے استعمال نہ کی جا رہی ہے۔

(د) ضلعی حکومت Disrtict Government نے یہ عمارت سال 2001ء میں محکمہ تعلیم کو استعمال کے لیے دی تھی اس وقت اس عمارت میں محکمہ تعلیم اور لٹریسی کے ضلعی دفاتر اور ایڈمنسٹریشن کے دفاتر کام کر رہے ہیں۔

(ہ) ورکنگ ویمن ہاسٹل محکمہ ترقی خواتین (Women Development) کے زیر انتظام کام کر رہا ہے لہذا اس کے مقاصد کو پورا کرنے کیلئے متعلقہ محکمہ ہی مناسب اقدامات کر سکتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 5 مئی 2014)

ساہیوال: محکمہ لیبر کے ہسپتال / ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

*4306: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں محنت وانسانی وسائل کے ہسپتال اور ڈسپنسریاں کہاں کہاں چل رہی ہیں، ان کے نام، جگہ اور بیڈز کی گنجائش کتنی ہے؟

(ب) ان میں صنعتی مزدوروں کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(تاریخ وصولی 21 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 5 جون 2014)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) ضلع ساہیوال میں ادارہ سماجی تحفظ کے تحت کام کرنے والے ہسپتال اورڈسپنسریوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ہسپتال / میڈیکل یونٹ	پتہ جات	بستر کی تعداد
1	سوشل سکیورٹی ہسپتال، ساہیوال	B-21 سمال انڈسٹریل اسٹیٹ، ساہیوال	10 عدد
2	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری ،مہتاب	166-ابوبکر بلاک، شاداب ٹاؤن ،ساہیوال	0
3	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سینٹر ،چیچہ وطنی	غریب محلہ، کچہری روڈ، چیچہ وطنی	0
4	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی، ہڑپہ	جناح ٹاؤن، جی ٹی روڈ، ہڑپہ	0
5	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی ،قادر آباد	جی ٹی روڈ،اڈہ قادر آباد	0

(ب) صنعتی مزدوروں کو ضلع ساہیوال میں ہسپتال، ڈسپنسریوں اور ایمرجنسی سنٹر میں دی جانے والی سہولیات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ہسپتال / میڈیکل یونٹ	سہولیات
1	سوشل سکیورٹی ہسپتال، ساہیوال	او۔پی۔ڈی، گائنی،ایکسرے،مائیکرولیب (تمام ٹیسٹ)ای سی جی اور تمام ادویات کی سہولت
2	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری، مہتاب	او۔پی۔ڈی، لیبارٹری ٹیسٹ، مثلاً، حمل ٹیسٹ ،ہیپاٹائٹس بی سی، خون کی شوگر کا ٹیسٹ اور تمام ادویات کی سہولت۔
3	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سینٹر ،چیچہ وطنی	او۔پی۔ڈی،اور تمام ادویات کی سہولت

4	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی، ہڑپہ	او۔پی۔ڈی،اور تمام ادویات کی سہولت
5	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی، قادرآباد	او۔پی۔ڈی،اور تمام ادویات کی سہولت

(تاریخ وصولی جواب22دسمبر2014)

لاہور میں ورکنگ ویمن ہاسٹل کی تفصیلات

*5633:ڈاکٹر عالیہ آفتاب:کیاوزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میںWorking Womenہاسٹل کی تعداد کتنی ہے اور کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب)اگر حکومت ایسے مزید ہاسٹل بنانے کاارادہ رکھتی ہے توکب اور کہاں، تفصیل بیان کریں؟

(ج)سکیورٹی کے پیش نظر ان ہاسٹلز میں خواتین کے داخلے کاکیاطریقہ کارہے؟

(د)ان ہاسٹلز میں خواتین سے کتنا خرچہ وصول کیاجاتاہے؟

(تاریخ وصولی17دسمبر2014تاریخ ترسیل4فروری2015)

جواب

وزیر ترقی خواتین

(الف) ضلع لاہور میںWorking Womenہاسٹل کی تعداد چارہےاوران کے ایڈریس مندرجہ ذیل ہیں:۔

(i) ورکنگ ویمن ہاسٹل،12-Mماڈل ٹاؤن،لاہور

(ii) ورکنگ ویمن ہاسٹل،46سوک سنٹر مون مارکیٹ گلشن راوی،لاہور

(iii) ورکنگ ویمن ہاسٹل،598-C2ٹاؤن شپ،لاہور

(iv) ورکنگ ویمن ہاسٹل، کچالارنس روڈنزد جناح پارک،لاہور

(ب)2012ء میں10ورکنگ ویمن ہاسٹل سوشل ویلفیئر سے ویمن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو منتقل ہوئے۔2013ء میں ویمن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے5مزید ہاسٹل بنائے۔ مستقبل میں ورکنگ ویمن کو سہولیات دینے کے لئے انڈومنٹ فنڈ پر کام جاری ہے جس میں ورکنگ ویمن کے اخراجات کوواچر کے ذریعےFacilitateکیاجائیگا۔

(ج) سکیورٹی کے پیش نظر ان ہاسٹلز میں خواتین کے داخلے کا طریق کار مندرجہ ذیل ہے:۔

I. والد / شوہر / نگران کی طرف سے اجازت نامہ۔

II. ادارہ جہاں کام کرتی ہیں ان کا Declaration Certificate۔

III. بھائی / باپ / بیٹا / شوہر جن سے امیدوار ملنا چاہتی ہے ان کا شناختی کارڈ اور ناموں کی لسٹ۔

(د) ان ہاسٹلز میں خواتین سے مندرج ذیل خرچہ وصول کیا جاتا ہے:۔

I. ایڈمشن فیس (ناقابل واپسی) 1000/-

II. سکیورٹی فیس (قابل واپسی) 5000/-

III. ماہانہ کرایہ سنگل بیڈ 1500/-، ڈبل بیڈ 1000/-، ٹرپل بیڈ 800/-

(تاریخ وصولی جواب 13 مارچ 2015)

گوجرانوالہ کی لیبر کالونی میں آلودہ پانی سے متعلقہ تفصیلات

*4448: محترمہ ناہید نعیم: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ میں واقع لیبر کالونی میں لوگ گندہ / آلودہ پانی پینے پر مجبور ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ عرصہ 25 سال قبل ڈالی جانے والی واٹر سپلائی کی پائپ لائنیں شدید زنگ آلودہ اور ناکارہ ہو چکی ہیں؟

(ج) کیا حکومت پائپوں کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب، اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 2 اپریل 2014 تاریخ ترسیل 11 جون 2014)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) جی نہیں۔ گلشن لیبر کالونی سے پانی کے دو نمونے پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی لیبارٹری سے چیک کروائے گئے رپورٹ کے مطابق پانی پینے کے قابل ہے۔ (رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

(ب) مذکورہ لیبر کالونی میں واٹر سپلائی لائنوں میں PVC پائپ کا استعمال کیا گیا ہے۔ لہذا ان پائپ لائنوں کے زنگ آلودہ اور ناکارہ ہونے کا جواز نہ ہے۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ واٹر سپلائی لائنوں میں PVC پائپ کا استعمال کیا گیا ہے جن کو

زنگ نہ لگتا ہے اور لیبارٹری رپورٹ کے مطابق مذکورہ لیبر کالونی کو سپلائی ہونے والا پانی پینے کے قابل ہے۔ لہذا پائپ لائنوں کی تبدیلی کی ضرورت نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 13 اکتوبر 2014)

گوجرانوالہ میں گلشن کالونی میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

*4449: محترمہ ناہید نعیم: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ میں واقع گلشن لیبر کالونی میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کا کوئی نظام موجود نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کالونی کی سڑکیں اور گلیاں ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس کالونی میں صفائی کا انتظام قائم کرنے اور گلیوں / سڑکوں کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 2 اپریل 2014 تاریخ ترسیل 11 جون 2014)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کا کسی بھی کالونی میں سالڈ ویسٹ اٹھانے کا اپنا نظام نہیں ہے اس سلسلہ میں متعلقہ ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن سے یہ کام کروایا جاتا ہے۔

(ب) کالونی کی زیادہ تر سڑکیں ٹھیک ہیں ان میں سے کچھ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں جن کی مرمت کا تخمینہ لگایا جارہا ہے جن کو موجودہ مالی سال میں مرمت کرایا جائے گا۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ سالڈ ویسٹ اٹھانے کا کام متعلقہ ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن سے کروایا جاتا ہے اور کچھ سڑکیں جو کہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں ان کی مرمت کا تخمینہ لگایا جارہا ہے جن کی موجودہ مالی سال میں مرمت کردی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 13 اکتوبر 2014)

پنجاب بھر میں بچوں سے جبری مشقت سے متعلقہ تفصیلات

*5323:چودھری عامر سلطان چیمہ: کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیایہ درست ہے کہ پنجاب میں کمسن بچے ورکشاپس، ٹی سٹالزاور فیکٹریوں میں کام کررہے ہیں جبکہ محکمہ لیبر خاموش ہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ محکمہ لیبر کے ساتھ ساتھ مختلف رجسٹرڈاین جی اوز بھی بچوں سے جبری مشقت پر خاموش ہیں؟

(ج) کیاحکومت محکمہ لیبر کی مجرمانہ غفلت پر کارروائی کاارادہ رکھتی ہے اگرہاں توکب تک، اگرنہیں توکیاوجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی18نومبر2014تاریخ ترسیل8جنوری2015)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف)Employment of Children Act,1991کے تحت بچوں کی ملازمت بعض خطرناک(Hazardous)شعبہ جات میں ممنوع قراردی گئی ہے جن کی تفصیل بطور ضمیمہ (الف)ایوان کی میزپررکھ دی گئی ہے۔ان ممنوعہ شعبہ جات میں بچوں سے کام لینے والے آجران کے خلاف محکمہ لیبر سے متعلقہ افسران اورانسپکٹرز معائنہ کے بعد مجاز عدالتوں میں چالان دائر کرتے ہیں تاکہ قانون شکن عناصر کامؤثر طورپر محاسبہ ہوسکےاور عدالتوں کی طرف سے زیادہ سے زیادہ جرمانہ اور سزاکویقینی بنایاجاسکے۔سال2014کے دوران انسپکٹرزنے1163(گیارہ سو تریسٹھ)چالان عدالتوں میں دائرکئےاور مؤثرپیروی کے ذریعے مبلغ-/2,95,700روپے(دو لاکھ پچانوے ہزار سات سوروپے)جرمانہ کروایاجوکہ اس حقیقت کامنہ بولتاثبوت ہے کہ محکمہ لیبر قوانین کے مطابق اپناکام کررہاہے۔

(ب) محکمہ لیبر کے حوالے سے تفصیلی وضاحت درج بالاسوال کے جواب میں دی جاچکی ہے۔تاہم رجسٹرڈاین جی اوزکامعاملہ محکمہ لیبر کے دائرہ کارمیں نہیں آتا۔

(ج) جیساکہ سوال(الف)کے جواب میں تفصیلی طورپر وضاحت کی جاچکی ہے کہ محکمہ لیبراپنامؤثر قانونی کرداربطریق احسن اداکررہاہےاوربمطابق قانون مجاز عدالتوں میں چالان دائرکرنے کے بعد

Defaulters کو قرار واقعی جرمانے اور سزائیں بھی کروانے میں کوشاں ہے۔اندریں حالات محکمہ لیبر پر غفلت کا الزام حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 27مارچ 2015)

ضلع گوجرانوالہ میں سوشل سیکیورٹی ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

*5483:چودھری اشرف علی انصاری: کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ کے زیر اہتمام کتنے سوشل سیکیورٹی ہسپتال اور ڈسپنسریاں کہاں کہاں کام کر رہی ہیں اور یہ کتنے بستروں پر مشتمل ہیں؟

(ب)ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں، ان اسامیوں کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کو یکم جولائی 2011ء سے آج تک سالانہ کتنا بجٹ کس کس مد میں دیا گیا؟

(د)ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں مریضوں کو کون کون سی سہولتیں فراہم کی جارہی ہیں؟

(ہ)مذکورہ ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی مسنگ فیسلیٹیز کون کون سی ہیں اور ان کو کب تک پورا کر دیا جائے گا، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 17دسمبر 2014تاریخ ترسیل 13فروری 2015)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ کے زیرِ انتظام 01 سوشل سیکیورٹی ہسپتال اور 11 ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام	پتہ جات	بستروں کی تعداد
1	سوشل سیکیورٹی ہسپتال گوجرانوالہ	ماڈل ٹاؤن، گجرانوالہ	100

2	سوشل سیکیورٹی میڈیکل سنٹر	گلشن کالونی، جی ٹی روڈ، راہوالی	---
3	سوشل سیکیورٹی میڈیکل سنٹر	A/31-272 ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ	---
4	سوشل سیکیورٹی ڈسپنسری کلا ئمیکس آباد	نزد گلشن اقبال پارک شاہین آباد، گوجرانوالا	---
5	سوشل سیکیورٹی ڈسپنسری سٹی	اسلامیہ کالج روڈ، گوجرانوالا	---
6	سوشل سیکیورٹی ڈسپنسری جی ٹی روڈ	ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سکیورٹی سول لائنز گوجرانوالہ	---
7	سوشل سیکیورٹی ڈسپنسری قلعہ چند	گلی نمبر ۵، A/55 جلیل ٹاؤن، گوجرانوالہ	---
8	سوشل سیکیورٹی ڈسپنسری کامونکی	ورک ٹاؤن، جی ٹی روڈ، کاموںکی	---
9	سوشل سیکیورٹی ڈسپنسری سیالکوٹ روڈ	کمشنر روڈ، غازی سٹریٹ، محلہ نور پورہ، گوجرانوالا	---
10	سوشل سیکیورٹی ایمرجنسی سنٹر گکھڑ	جی ٹی روڈ میٹ پروڈکٹس، گکھڑ	---
11	سوشل سیکیورٹی ایمرجنسی سنٹر ایمن آباد	دیوان شاہ روڈ، ایمن آباد	---
12	سوشل سیکیورٹی ایمرجنسی سنٹر علی پور چٹھہ	نزد ریلوے پھاٹک، علی پور چٹھہ	---

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں ادارہ سوشل سیکیورٹی کے تحت کام کرنے والے ہسپتال میں کل منظور شدہ آسامیوں کی تعداد 306 ہے جبکہ طبی مراکز میں کام کرنے والے ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی منظور شدہ آسامیوں کی تعداد 51 ہے۔ ضلع ہذا میں ہسپتال و ڈسپنسریوں میں منظور شدہ آسامیوں کی مکمل شعبہ وائز تفصیل ضمیمہ الف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں سوشل سیکیورٹی ہسپتال اور ڈسپنسریوں کو یکم جولائی 2011 سے دیئے جانے والے بجٹ کی تفصیل

حسبِ ذیل ہے۔

بجٹ برائے سوشل سیکیورٹی ہسپتال گوجرانوالہ و سوشل سیکیورٹی ڈسپنسریاں

بجٹ برائے	سال 2011 تا 2012	سال 2012 تا 2013	سال 2013 تا 2014	سال 2014 تا 2015
ہسپتال	15 کروڑ 38 لاکھ 28 ہزار	19 کروڑ 54 لاکھ 1 ہزار	21 کروڑ 25 لاکھ 98 ہزار	26 کروڑ 37 لاکھ 73 ہزار
ڈسپنسریاں	5 کروڑ 83 لاکھ 67 ہزار	7 کروڑ 31 لاکھ 93 ہزار	7 کروڑ 31 لاکھ 23 ہزار	8 کروڑ 54 لاکھ 86 ہزار

بجٹ کی یہ رقم جس مد میں سوشل سیکیورٹی ہسپتال اور سوشل سیکیورٹی ڈسپنسریوں کو ادا کی گئی اس کی مکمل تفصیل ضمیمہ "ب" اور "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سوشل سیکیورٹی ہسپتال گوجرانوالہ میں مریضوں کے علاج معالجہ کی سہولیات کے لئے درج ذیل شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔

1۔ آئی سی یو
2۔ ایمرجنسی
3۔ شعبہ میڈیکل
4۔ شعبہ سرجری
5۔ شعبہ زچہ بچہ
6۔ شعبہ ہڈی جوڑ
7۔ شعبہ ناک کان گلہ
8۔ شعبہ لیبارٹری
9۔ شعبہ برائے نوزائیدگان
10۔ شعبہ آنکھ
11۔ شعبہ جلدی امراض
12۔ شعبہ ریڈیالوجی
13۔ شعبہ ذہنی امراض
14۔ شعبہ برائے امراض سینہ
15۔ شعبہ برائے دندان
16۔ شعبہ برائے بچگان
17 شعبہ فزیوتھراپی
18۔ شعبہ امراض دل
19۔ شعبہ گردہ مثانہ
20۔ آپریشن تھیٹر

(ہ) سوشل سیکیورٹی ہسپتال گوجرانوالہ میں مندرجہ ذیل سہولیات / شعبہ جات موجود نہ ہیں:۔

ا۔ سی سی یو (کارڈیالوجی کے تمام مریض سوشل سیکیورٹی رحمت اللعالمین ہسپتال لاہور ریفر کیے جاتے ہیں جو 60 بستروں پر مشتمل ہے)

۲۔ نیورو سرجری

۳۔ انکالوجی (کینسر)

۴۔ ڈائیبیٹک سنٹر

ہسپتال ہذااور ڈسپنسریوں میں جو شعبہ جات اور سہولیات موجود نہ ہیں محکمہ کے سالانہ بجٹ کو مد نظر رکھتے ہوئے ان نئے شعبہ جات کے قیام کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 مارچ 2015)

پٹرول پمپس اور سی این جی اسٹیشنز کی چیکنگ سے متعلقہ تفصیلات

*5484: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لیبر ڈیپارٹمنٹ نے پٹرول پمپس اور سی این جی اسٹیشنز کی چیکنگ کے لئے پنجاب کے اضلاع کو مختلف کیٹیگریز میں تقسیم کیا ہوا ہے اگر درست ہے تو پنجاب کے کون سے اضلاع کس کیٹیگری میں آتے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اکثر پٹرول پمپس اور سی این جی اسٹیشنز مالکان مقررہ پیمانہ سے کم پٹرولیم مصنوعات مہیا کرتے ہیں؟

(ج) کیا چیکنگ ٹیم صرف پیمانہ ہی چیک کرتی ہے یا پیمانہ کے ساتھ کوالٹی کو بھی چیک کیا جاتا ہے؟

(د) ضلع گوجرانوالہ میں قائم مذکورہ پٹرول پمپس اور سی این جی اسٹیشنز کو جنوری 2014 سے آج تک کتنی مرتبہ چیک کیا گیا، ان میں سے کتنے پٹرول پمپس اور سی این جی اسٹیشنز کے خلاف کم پیمانہ یا غیر معیاری ملاوٹ شدہ پٹرولیم مصنوعات بیچنے پر کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 17 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 13 فروری 2015)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) یہ درست نہ ہے جبکہ لیبر ڈیپارٹمنٹ نے پنجاب کے اضلاع کو قائم شدہ صنعتوں کے حوالے سے کیٹیگری اے اور بی میں تقسیم کیا ہوا ہے لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی، ملتان، فیصل آباد، قصور، شیخوپورہ، گجرات اور سیالکوٹ کیٹیگری اے میں آتے ہیں ان کے علاوہ اوکاڑہ، ساہیوال، بہاولپور، جھنگ، سرگودھا، ڈی جی خان، اٹک، مظفر گڑھ، رحیم یار خان، جہلم، ننکانہ صاحب، خانیوال، وہاڑی،

لودھراں، پاکپتن، بہاولنگر، راجن پور، لیہ، میانوالی، خوشاب، بھکر، ٹوبہ ٹیک سنگھ، نارووال، منڈی بہاؤالدین، حافظ آباد، چکوال اور چنیوٹ کیٹگری بی میں آتے ہیں

(ب) یہ درست نہ ہے کہ اکثر پٹرول پمپس اور سی این جی مالکان مقررہ پیمانہ سے کم پٹرولیم مصنوعات مہیا کرتے ہیں دوران معائنہ جن مالکان کے پٹرول پمپ اور سی این جی اسٹیشن کا پیمانہ کم ہوتا ہے اُسے سیل کر دیا جاتا ہے اور چالان متعلقہ عدالت کو بھیج دیئے جاتے ہیں جو مالکان کو جرمانہ کرتی ہیں۔
جنوری 2014 سے آج تک پنجاب میں 72309 (بہتر ہزار تین سو نو) پٹرول پمپ اور سی این جی اسٹیشن چیک کیے گئے اور پیمانہ کم ہونے پر 4559 (چار ہزار پانچ سو انسٹھ) چالان کئے گئے جس پر عدالت کی طرف سے انہیں۔/51,20,400 (اکاون لاکھ بیس ہزار چار سو روپے) جرمانہ کیا گیا۔

(ج) لیبر ڈیپارٹمنٹ کی ٹیم صرف پٹرول پمپ اور سی این جی اسٹیشن کا پیمانہ چیک کرتی ہے۔ کوالٹی چیک کرنے کے اختیارات محکمہ محنت کے پاس نہ ہیں۔

(د) ضلع گوجرانوالہ میں قائم کردہ پٹرول پمپس کی تعداد 140 ہیں جو کہ جنوری 2014 سے 17 فروری 2015 تک 14 مرتبہ چیک کیے گئے اور سی این جی اسٹیشنز کی تعداد 102 ہیں جو کہ بوجہ گیس لوڈشیڈنگ صرف ایک مرتبہ چیک کیے گئے ہیں۔ ان میں پیمانہ کم ہونے پر 92 چالان کئے گئے اور متعلقہ عدالت نے 7,66,000 (7 لاکھ 66 ہزار) روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

مزید برآں پٹرولیم مصنوعات کا معیار چیک کرنا محکمہ ہذا کے دائرہ اختیار میں نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 مارچ 2015)

فیصل آباد: محکمہ محنت میں ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

*5679: میاں طاہر: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ محنت کے زیر انتظام ضلع فیصل آباد میں کتنے ہسپتال کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان ہسپتالوں میں کون کونسی مسنگ فیسلیٹیز ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان ہسپتالوں میں مسنگ فیسلیٹیز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 13 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 4 فروری 2015)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف)ادارہ سماجی تحفظ کے تحت ضلع فیصل آباد میں تحفظ یافتہ مریض کارکنان اوران کے لواحقین کو مفت طبی سہولیات مہیا کرنے کے لیے 02 ہسپتال کام کررہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام ہسپتال	پتہ جات	بستروں کی تعداد
01	سوشل سکیورٹی ہسپتال مدینہ ٹاؤن	مدینہ ٹاؤن، سوسن روڈ، فیصل آباد	300
02	سوشل سکیورٹی منی ہسپتال	بلاک نمبر 06، جوہر آباد، جڑانوالہ	25

(ب)سوشل سکیورٹی ہسپتال مدینہ ٹاؤن فیصل آباد ایک سیکنڈری کیئر ہسپتال ہے۔اس میں سیکنڈری کیئر کے مطابق تمام شعبہ جات موجود ہیں اور بہترین طریقے سے کام کررہے ہیں۔وہ شعبہ جات (نیورو سرجری اور کارڈیک سرجری) جو ہسپتال ہذا میں موجود نہیں ہیں کے مریضوں کو ضرورت کے مطابق الائیڈ ہسپتال فیصل آباد، سول ہسپتال فیصل آباد اور نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال لاہور میں ریفر کردیا جاتا ہے۔

سوشل سکیورٹی ہسپتال، جڑانوالہ ایک منی ہسپتال ہے اور یہاں صرف مائنر پروسیجرز ہی کئے جاتے ہیں جبکہ میجر پروسیجرز کے لئے مریضوں کو سوشل سکیورٹی ہسپتال مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد میں ریفر کردیا جاتا ہے۔

(ج) ضلع فیصل آباد میں موجود سوشل سکیورٹی ہسپتال اپنے وسائل کے مطابق بہترین طریقہ سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور ادارہ ہذا وقت اور ضرورت کے مطابق ان ہسپتالوں میں موجود سہولیات میں مزید بہتری کے لئے کوشاں ہے۔اس ضمن میں امسال 120 بستروں پر مشتمل میٹرنل، نیو بارن اینڈ چائلڈ ہیلتھ سنٹر کے قیام کی منظوری دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 26 مارچ 2015)

لاہور — رائے ممتاز حسین بابر

30 مارچ 2015ء — سیکرٹری

بروز بدھ یکم اپریل 2015ء محکمہ جات 1۔ محنت وانسانی وسائل، 2۔ ترقی خواتین کے سوالات و جوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	محترمہ نبیلہ حاکم علی خان	4306۔2695۔4304
2	محترمہ ناہید نعیم	4449۔4448۔4447۔4446
3	محترمہ شمیلہ اسلم	739
4	ڈاکٹر سید وسیم اختر	2427
5	جناب امجد علی جاوید	3860۔4018
6	:ڈاکٹر عالیہ آفتاب	5633
7	چودھری عامر سلطان چیمہ	5323
8	چودھری اشرف علی انصاری	5484۔5483
9	میاں طاہر	5679